محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ یَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَتَبَّعُ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَتَبَّعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یُفْضِحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ۔ (جامع ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی تعظیم المومن)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز سے پکارا۔ اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی پوری طرح ایمان نہیں اترا ہے ــــ (یہ باتیں یاد رکھو) مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ، ان کو کسی معاملے میں عار دلا کر شرمسار نہ کرو، ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑو۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیبوں کی تلاش کرے گا اور اس کو بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ اس کے عیبوں کے پیچھے پڑے گا، اور جس شخص کے عیبوں کے پیچھے اللہ پڑ جائے، وہ اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا، اگرچہ اس کی یہ رسوائی اپنے گھر کے اندر ہی ہو ــــ!

انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا دنیا میں کوئی ایسی شخصیت پیدا نہیں ہوئی جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو اور جو لغزشوں سے پاک ہو۔ صرف انبیا علیہم السلام کا وہ مقدس گروہ ہے جو ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک، تمام تر معصیتوں سے منزہ اور ہر نوع کی خطاؤں سے مبرہ ہے۔ انبیا کے علاوہ دنیا کے کسی شخص کو معصوم قرار نہیں دیا جا سکتا، خطا و لغزش کے ارتکاب سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔

لیکن گناہ گاروں اور معصیت و خطا کے مرتکبین کے الگ الگ مدارج ہیں۔ کچھ لوگ تو وہ ہیں جنھوں نے گناہ کیے اور وہ ان پر اڑ گئے، ان سے رکنے کے بجائے مزید مبتلائے معاصی ہوتے

بگڑ گئے۔ یہ دنیا کے سب سے برے لوگ ہیں، انھیں اشرارالناس کہنا چاہیے۔ ان کا احساس مر چکا ہے، ان کے قلب وضمیر کے ہر گوشے سے افسوس وندامت کی رمق کلیتہً ختم ہوگئی ہے، گناہ ان کی طبیعتوں میں اس قدر رچ بس گیا ہے کہ اس کے ارتکاب سے انھیں قطعاً کوئی احساسِ ندامت نہیں ہوتا۔ بلکہ جب تک وہ گناہ نہ کریں انھیں تسلی نہیں ہوتی۔

کچھ لوگ وہ ہیں جن سے بہ تقاضائے بشریت گناہوں کا صدور تو ہوجاتا ہے لیکن وہ ان پر اصرار اور مداومت نہیں کرتے، بلکہ اپنے دل کو ہدفِ ملامت ٹھہراتے اور افسوس و ندامت کے آنسو بہاتے ہیں۔ ان لوگوں کو گناہ سے شدید نفرت ہے اور اُسے وہ نہایت مکروہ شے سمجھتے ہیں۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہوجائے اور وہ اس سے توبہ نہ کرلیں، انھیں قرار نہیں آتا۔ گناہ ان کے دل کے سکون کو درہم برہم کردیتے ہیں اور ان کے ذہن وضمیر کا اطمینان اس سے معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ انہی خوش قسمت لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ (او کما قال)

کہ گناہ گاروں میں سے وہ بہترین لوگ ہیں، جو اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتے اور اُن سے تائب ہوجاتے ہیں۔

پھر گناہوں کی بھی کوئی حد نہیں ہے، انسان کے چاروں طرف جہاں لاتعداد نیکیاں پھیلی ہوئی ہیں، وہاں گناہوں اور معصیتوں کا بھی شمار نہیں، کسی کو اذیت پہنچانا، بے جا طنز کرنا، اس کے عیوب و نقائص کی ٹوہ میں رہنا اور پھر اُسے بدنام کرنے کی کوشش کرنا، یہ سب باتیں گناہوں کی طویل فہرست میں شامل ہیں۔ لیکن افسوس ہے یہ چیزیں ہماری روزمرہ کی ایک عادت بن گئی ہیں اور بدقسمتی سے ہم بالکل خیال نہیں کرتے کہ ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔

اس حدیث میں جو اوپر درج کی گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور سے منبر پر چڑھ کر ان تین چیزوں سے سختی کے ساتھ منع فرمایا:

۱۔ مسلمانوں کو ستانے اور تکلیف پہنچانے سے

۲۔ ان کو عار دلانے اور شرمسار کرنے سے ـــــ اور